شذرات

طالب محسن

روزہ

معبود کی رضا حاصل کرنا معبود کو ماننے والے کی زندگی کا حاصل ہے۔ اس مقصد کے لیے انسان نے اپنے تخلیقی ذہن کی مدد سے کئی طریقے وضع کیے ہیں۔ ان میں سے ایک چیز ترک خور و نوش ہے۔ دنیا کے مذاہب کا مطالعہ کریں تو اس کی مختلف صورتیں ہمیں ان مذاہب میں بھی نظر آتی ہیں جو انسانوں کی ایجاد ہیں۔

دوسری طرف خدا کے نازل کردہ مذہب کی روایت ہے۔ قرآن مجید جو اللہ کی اتاری ہوئی آخری کتاب ہدایت ہے، یہ بیان کرتی ہے کہ کچھ دنوں اور کچھ اوقات کے لیے ترک خور و نوش، یعنی روزے کی یہ عبادت پہلی امتوں پر بھی فرض کی گئی تھی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ.(البقرہ ۲: ۱۸۳)

”ایمان والو، تم پر روزے فرض کیے گیے ہیں، جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کیے گئے تھے۔“

قرآن مجید میں روزے کا مقصد بھی بیان ہوا ہے اور اس عبادت کے لیے ماہ رمضان کے مہینے کے تقرر کی حکمت بھی بیان ہوئی ہے۔ روزے کی فرضیت بیان کر کے واضح کیا ہے کہ اس سے مقصود تقویٰ پیدا کرنا ہے:

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ.(البقرہ ۲: ۱۸۳)

”تاکہ تم اللہ سے ڈرنے والے بن جاؤ۔“

دین اللہ کے حدود کی پاس داری اور اللہ کے احکام کی پابندی کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ پاس داری اور پابندی کا حق اسی صورت میں ادا کیا جا سکتا ہے جب بندہ اپنے اندر اللہ کا تقویٰ رکھتا ہو۔ ماہ رمضان کا انتخاب اس لیے ہوا ہے کہ

یہ نزول قرآن کا مہینا ہے۔ قرآن مجید اللہ کی ہدایت کا صحیفہ ہے اور اللہ اور بندے کے مابین اس کی حیثیت ایک عہد کی ہے۔ اللہ کی کبریائی کا شعور اس عہد کی معنویت کو بندے کے لیے زیادہ گہرا کر دیتا ہے۔ اللہ کی کبریائی اور اس کی یہ بے پایاں عنایت کہ اس نے بندے کی ہدایت کی احتیاج کو ہر لحاظ سے پورا کر دیا، دل کو شکر سے لبریز کر دیتا ہے۔ ارشاد ہوا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. (البقرہ ۲: ۱۸۵)

”رمضان کا مہینا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، لوگوں کے لیے ہدایت اور اس ہدایت کے لیے واضح کر دینے والے دلائل اور حق و باطل کا فیصلہ بھی۔ تم میں جو بھی اس مہینے کو پائے وہ اس میں روزے رکھے۔ جو بیمار ہو یا سفر کر رہا ہو تو دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرے۔ اللہ تمھارے لیے آسانی چاہتا ہے وہ تنگی میں نہیں ڈالنا چاہتا تا کہ تم روزوں کی گنتی پوری کر لو اور اللہ نے جو تمھیں ہدایت بخشی ہے، اس پر اس کی کبریائی کرو اور اس کی شکر گزاری کرو۔“

اس آیۂ کریمہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ روزہ اور رمضان اللہ کی بندگی اور اس کی اتاری ہوئی ہدایت سے گہری مناسبت رکھتے ہیں۔ اللہ کی کبریائی کا ادراک، اس کے نظام ہدایت پر شکر گزاری کی کیفیت، اس کے حکم پر بھوک اور پیاس کے باوجود اکل و شرب سے رکے رہنا بندگی اور امتثال امر کا بھرپور اظہار ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی اسی معنویت کو ان الفاظ میں سمیٹا ہے:

من صام رمضان إيمانًا واحتسابًا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر إيمانًا واحتسابًا غفر له ما تقدم من ذنبه. (مسلم، رقم ۱۷۵)

”جس نے رمضان کے روزے ایمان کے باعث اور اجر کی غرض سے رکھے تو اسے گزرے گناہوں کی معافی مل گئی۔“[1]

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد قرآن مجید میں بیان کیے گئے معافی کے ضابطے ہی کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں بیان کیا ہے جو کبیرہ گناہوں سے مجتنب رہتا ہے، اس کی برائیاں مٹا دی جائیں گی۔ دیکھیے النساء ۴: ۳۱۔

روزہ ایمان سے پیدا ہونے والے بندگی کے تعلق کا اعلیٰ مظہر ہے۔ بھوک اور پیاس کے اس تجربے کا محرک صرف خدا کی رضا کا حصول ہے۔

رمضان اللہ کی بندگی کا عملی اظہار ہے۔ پورا مہینا ایک رنگ عبادت میں گزرتا ہے۔ قرآن مجید سے لگاؤ بڑھ جاتا ہے۔ پوری کوشش ہونی چاہیے کہ قرآن سے یہ تعلق شعور ہدایت قوی تر کر دے۔ اطاعت کا یہ تجربہ پوری زندگی کو محیط ہو جائے۔

> ”روزے کا مقصد قرآن مجید نے سورۂ بقرہ... میں یہ بیان کیا ہے کہ لوگ خدا سے ڈرنے والے بن جائیں۔ اِس کے لیے اصل میں ’لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ‘ کے الفاظ آئے ہیں، یعنی تمھارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے۔ قرآن کی اصطلاح میں تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے شب و روز کو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حدود کے اندر رکھ کر زندگی بسر کرے اور اپنے دل کی گہرائیوں میں اِس بات سے ڈرتا رہے کہ اُس نے اگر کبھی اِن حدود کو توڑا تو اِس کی پاداش سے اللہ کے سوا کوئی اُس کو بچانے والا نہیں ہو سکتا۔“ (جاوید احمد غامدی، میزان ۳۶۳)